

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَالِيفُ مِثْبُتِ جَامِعِ كَمَالَاتِ مُجْمَعِ صِفَاتِ زَيْدَةِ الْمُحَقِّقِينَ  
قُدْوَةِ الْعَارِفِينَ جَنَابِ مَوْلَانَا مَوْلَى غُلَامِ وَدَسْتِغِيرِ صَاحِبِ  
بَاشْتِ قُصُورِ عَمِ فَيْضِهِ

احمد فاضل

جَوَابِ تَحَارُّفِ تَبَرُّدِ شَرِيفِ

الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

جِسْمِ خَاکِ سَانِجِ حَرِیمِ شَیْخِ کَوْنِ الْوَلَدِیَّةِ حَسْبُكَ لَمْ یُخْضَرْ مِلْهُ دَوِیِ سَلَامِی کَبِیْرُ جِسْمِ  
وَاسِطِ مَتَنِبِ کَرْنِ رَسْمِ مَلَاوِلِ اِدْرَاسِ مِیْ مَوْلَاوِلِ اِدْرَاسِ مِیْ مَوْلَاوِلِ اِدْرَاسِ مِیْ  
مَوْلَاوِلِ اِدْرَاسِ مِیْ مَوْلَاوِلِ اِدْرَاسِ مِیْ مَوْلَاوِلِ اِدْرَاسِ مِیْ مَوْلَاوِلِ اِدْرَاسِ مِیْ

بِمِیْکِیْ یَسِیْرِ کَوْنِ اِلَهِ طَبِیْعِ

بلا اجازت راقم کی کوئی نہ چھاپے

تعداد جلد...

# باسمہ سبحانہ

برادرانِ حسین و امامِ پرفانی نے یہ کہ چند ماہ سے جو ایک شہر تھا مولوی احمد علی برادر زادہ مولوی غلام رسول  
 الدین مولوی عبد الغنی غلام علی صاحب جو قلمدانِ کلمہ کے بنیاد میں شائع ہوا کہ درود و نص و سلام  
 والہ اللہ بلحاظ معانی ظاہر کے پڑھنا کفر ہے اور بدعت بلحاظ معانی الفاظ ظاہر کے پڑھنا بدعت سیئہ اسکو  
 مالک اکثر مسلمانوں کو سخت رنج ہوا کہ یہ درود مسلمانوں میں پڑھنا مذہب سے چلا آتا ہے کبھی کسی عالم دین نے اسکو  
 مانع کیا اور خصوصاً مولانا قلمدانِ کلمہ کی مسجد میں پڑھا جاتا تھا انہوں نے بھی کبھی منع نہیں کیا تھا بیکسیانیا  
 کی باری ہو جس نے ہزار مسلمانوں کو کافر و بدعتی بنا دیا۔ اس پر اقم کے خیال میں آیا کہ مولانا مولوی غلام رسول صاحب  
 بخاندانی عالم اور پاسداری میں رہتے ہوئے دیندار خالص ہیں اور انکی تحقیقات کی حریت انہیں سے تصدیق  
 کی جاتی رہتی ہے اور فضیلت ان کی بے انتہا ہے اور تعلیم سے باخبر رہتے ہیں جیسا کہ سالہ روز افادہ دینی پایا جاتا  
 ہوا انہیں اس کی کام کی تحقیق کیوئے تکلیف دینا بہت ضروری ہے چنانچہ اقم نے بہارِ شریعہ فضل الہی  
 خجہ اللہ کے دفتر سے مولانا صاحب کو فیکس میں لکھا کہ چیرا صاحب ۵۰ روپے کا نوٹ دار کو دار کو دار  
 ہوئی۔ انہی فیکس میں شہر مطبوعہ فخر الدین بریلوی واپس کیا اسکو دیکھ کر مولانا صاحب نے فرمایا کہ اس فیکس کی  
 نقل میں شریعت منوی کے فتنوی کفر و بدعت کا دیا ہے فقیر نے اٹھائیس سال سے اسکا رسالہ تحفہ شریعت میں  
 ہوا۔ اگر شہر ہار دینے والے مولانا صاحب فقیر کے رویہ و ہول تو آپ کو کو فیکس میں لکھ دیا جاتا کہ انکی غلط فہمی  
 تیس سال سے اقم نے ایک قلم بنیاد میں مولوی احمد علی صاحب موضع کوٹھیہ وانیڈاس میں درود و سلام و تحفہ  
 مولانا صاحب و مولوی عبد الغنی صاحب کے موضع قلمدانِ کلمہ میں بدعت آدمی اجورہ کے بنیاد میں پڑھا  
 اتفاق سے مولانا صاحب تصور اسکا کتب شریف کتبہ ہر ایک آیتیں صلی اللہ علیہ وسلم آیتیں آیتیں

کی نسبت تحقیق ہو جاوے چونکہ ہم لوگوں کو آپ کا ادب و تعظیم بہ سبب قربت حضرت مولوی صاحب مرحوم کی ہے  
اور ہر گز اس پر بہت سہم تھا کہ اور ان کے لشعرا و چرکیاں دوتے غم و ترحم یا نبی اللہ ترجمہ  
سے ہم کو نصیب ہے کہ وہ لفظ کو درست اور روا جانتے تھے سو اگر آپ کی تحقیق حق تھے تو ہم لوگ بھی تسلیم کر لینگے  
دوسرے دن ہمدست اجورہ وار کے مولوی عبدالغزیز و عبدالقادر صاحبان کس طرف سے جواب آیا کہ ہم جاہل صلائے پڑ  
نہیں ہمارے تالاب اللہ اور کتاب سے خوب تحقیق ہے ہم انکی تحقیق کے محتاج نہیں ہم غوغا کی طرح نہیں کہ  
بھاس کوئی بھلاؤ لوگوں کو جو کچھ دیکھا دیکھ مولوی صاحب کو تحقیق کرنا اس میں منظور ہے تو یہاں تشریف آویں  
کیا پانچ کوس تک لے کر آئے واسطے مشکل سے مباحثہ سے کیا حاصل ہے ہر ایک مولوی اپنی کی ہوئی بات کی  
حمایت کرتا ہے خواہ اس میں جھوٹا ہو یا اور ہمارے والد مرحوم نے صبا ندا کی ہے جو ابتدا میں فرماتے ہیں  
صبار و صغیر رسول اللہ سے جائیں میرا پیغام رو رو کرے سائیں یہ الخ اور مولوی احمد علی کا جواب یہ  
آیا کہ صاحب من آپ کے خط کا جواب لولیتنا عبدالغزیز سنا سید یہ میری طرف سے کہانی ہے راقم احمد علی  
از کوٹ بھوانید اس ۲۵ نومبر اس جواب ہم لوگوں کی تسلی ہو گئی تھی جو خوب تہذیب سے دیا اور اپنے والد کو ہوا  
باتیں کہ یہ والا بیا ہے مگر مولانا صاحب تصور ہی بہت ہی کہ یہ فرمایا کہ فقیر ضرور انکی خدمتیں جائیگا تاکہ اہل اسلام  
کے دل سے ظلم بالکل رفع ہو جائے اس پر راقم نے شیخ محمد الدین صاحب کے مشورہ کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ  
حضرت مولانا صاحب کے ساتھ ہم لوگوں کا جانا بہت ضروری ہے چنانچہ پیشورہ ہو کر بصلح انکی راہ میں  
دوسرا رفقہ مولوی عبدالغزیز و عبدالقادر صاحبان کے لکھا کہ کل بروز چارشنبہ ہم لوگ مولانا صاحب کے ہمراہ  
موضع بھوانید اس کے کوٹ میں مولوی احمد علی صاحب کے پاس جاوینگے کہ اس شہنشاہی میں انکا نام اور آگے  
مباحثہ بھی اس گھجھ ہوا ہے آپ تو صاحب بھی براہ مہربانی و ماں آجائیں تاکہ آپ کے شہنشاہ کی محبت ہو جاوے

پیر روز چارشنبہ ہم چھ شخص شیخ محمد دین شیخ حسن محمد شیخ فضل الہی میان چین عطار راقم شیخ محمد  
کنا گوبر والا مولوی غلام حسین صاحب کن موضع گوند والا تحصیل گوجرانوالہ حضرت مولانا صاحب کے  
۱۰۰ روپے میں سوا ہو کر کوٹ بھوانید اس کو روانہ ہوئے جب موضع مذکور میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ مولوی  
مد علیہ رفقہ کا جواب لکھتے ہی کسی طرف سے چلے گئے ہیں اور پتہ بھی نہیں کہ کہاں گئے ہیں مولوی غلام قادر  
نے جو اس مباحثہ میں فریق ثانی تھا سب کو اپنے مکان پر آکر اور بہت خاطر سے پیش آیا اس نے بیان کیا کہ  
تو اول ہی لکھ دیا تھا کہ احمد علی ہرگز مقابلہ نہ کر سکیگا مگر الحمد للہ تعالیٰ کہ حضرت مولانا صاحب ہمارے  
دین آنا ہماری عزت و فخر ہے بہت سے لوگ جمع ہو گئے تھے مولانا صاحب نے قرآن مجید سورۃ جم احقاف سے  
لے لیا کہ آیت ومن اجل من يدعو ان دون الله من لا يستجيب الاية کے مابعد آیت وادع الیہ  
ایہ اعزاء وکانوا للعباد ہم کافرن سے صاف ثابت ہے کہ دعائے عبادت مراد ہے شہنشاہیں  
اب یہی ہے پکارا نام اور حکم یا رسول اللہ کے لفظ کو کفر و بدعت لکھا ہے اور نیز انواع محمدی سب کو کہ دیا  
ہے کہ بڑے متبر مفسر نے جسکی تفسیر محمدی سے شہنشاہیں ہندی شہنشاہ لکھیں انکے نزدیک گئے  
میں یہ کہ گوبر والا پاک ہیں بعد اسکے مدرس شالید نے ذکر کیا کہ احمد علی نے محض مجھے حمد و عداوت  
اور بدعت کو کفر و بدعت لکھا ہے آخر مولانا صاحب ظہر کی نماز کے بعد وہاں قلمیہ یہاں گھگھ کو طیار ہوئے  
عبدالغزیز و عبدالقادر صاحبان بھی جو باوصف اطلاع کے یہاں نہیں آئے ہم اب انکے کانوں میں  
اس صاحب کو راور کئی دوسرے کنا گوند والا نے التجا کی کہ آپ ایک رات یہاں رہیں ہم نے جواب  
دیا کہ احمد علی یہاں ہوتے یا مولوی صاحبان قلم و لے ہی یہاں آئے ہوتے تو ہمارا رہنا مناسب  
ہاگہ جو اپنے نہایت ضروری کار بار چھوڑ کر آئے ہیں بلا مطلب کیا ہیں اب بات قلمیہ میں



ہیں گے تب یکے والوں کو علاوہ تین روپیہ چار آنہ کر ایہ سابقہ کے ڈیڈہ روپیہ دینا کر کے قلعہ کو  
 روانہ ہوئے رہتہ بالکل خراب تھا بعد مغرب کے موضع ان میں پہنچے جہاں قلعہ ایک میل کا فاصلہ تھا  
 شیخ محمد دین صاحب نے کہا کہ اس جگہ کے باشندے شیخ شاہ محمد وغیرہ کے ہاتھ جو قلعہ میں مولوی صاحب کو خط بھیجا تھا  
 اُن سے دریافت کر لیں کہ مولوی صاحب کو وہ خط پہنچا یا اور وہ کیوں آکر کیوں کو راستہ پر کھڑا کر کے تینوں  
 شیخ صاحب شیخ محمد وغیرہ کے گھر میں گئے بعد کچھ دیر کے کہتے ہیں کہ حضرت مولانا صاحب کو سنا یا کہ یہ قلعہ  
 رقعہ ہمارا مولوی عبدالغفر و عبدالقادر صاحبان پاس لے گئے تھے اور انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے گاؤں میں آکر  
 آئیں گے تو خون تک اونٹ پر پہنچ جائیگی اور نہ ہم کوٹ جاتے ہیں اگر موضع مان میں رہیں اور تھری  
 مباحثہ کریں تو منظر ہے اس جواب کے سننے سے مولانا صاحب فرمایا کہ اب یہاں اترنا مناسب  
 ایک قلعہ انکی خدمت میں لکھنا چاہیے تب شیخ محمد دین و حسن محمد نے دونوں صاحب کو قلعہ لکھا کہ حسب  
 آپ کی ہم مولانا صاحب کو ہمارا لیکر کوٹ میں گئے تھے بہ سبب موجود نہ ہونے مولوی احمد علی کے آپ انکی  
 آتے تھے کہ نہ کے پیچھے سے ہم موضع مان میں ٹھہر گئے ہیں اگر آپ اس جگہ تشریف لے آئیں تو کمال احسان  
 ہوگی ورنہ شاہ و سرتوہم حاضر ہو جائیں یہ رقعہ و آدمی کے ہاتھ قلعہ میں بھیجا تھا کہ بعد  
 کہ ہم اگر موضع مان میں نہیں آتے اور اگر موجب عادت قدسی کے مولوی صاحب نے واویلا کر کے لے  
 دیا ہو تو وہ اس جگہ بھی نہ کوں اور زبانی دریافت ہوا کہ راقم پر مولوی صاحبان بہت ناراض ہیں  
 تحریر قلعوں کے کہ اس نے چھپڑ چھپڑ کی ہے اور بہکومت سست کہتا ہے اس پر راقم کا خیال بھی  
 قلعہ میں جا میں تب مولانا صاحب فرمایا کہ فسا اور ونگہ دونوں طرف کے غصہ سے ہوتا ہے فقیر کو  
 اگر دشنام بھی دیجیے یا کچھ زیادتی کرینگے تو میں ہر طرح سے تحمل کروں گا اب اس قدر زیادتی

پاس نہ جانا افسوس رہیگا انکے پاس چلنا ہی نہ رہتا تب شیخ محمد دین و حسن محمد صاحبان  
 جو مولوی صاحبان قلعہ والہ کے قدیم سے متفق اور حقوق امت کر رہے تھے اس بات کو پسند کر کے ہوش  
 الہی کو یاد روانہ ہوئے اور مولوی صاحب کی مسجد میں جا اترے بعد نیکے دونوں مولوی صاحبان صاحب  
 اُن کے بعد ملاقات کے شیخ محمد دین و حسن محمد و فضل الہی کو علیحدہ علیحدہ میں بنام تحفہ نوشی کے لکھنے و ماں  
 بدھکھ مولوی عبدالقادر نے ذکر کیا کہ اس شہر پر ہمارے چچا زاد برادر مولوی احمد علی نے ہمارا نام  
 درج کر لیا ہے اب یہ کو وہ بات نہ اہتی ہو گئی تھی ہم اس مباحثہ وغیرہ کے بانی نہیں ہیں اسکے جواب میں  
 شیخ محمد دین نے کہا کہ اگر اس فتویٰ کو غور سے آپ کی بریت ہے تو ہمارا عین مقصود ہے اور اگر اہت  
 دین اصل میں یہ دعا کا کچھ ثبوت دیا ہو تو مولانا صاحب آپ کے پاس آگئے ہیں اس پر جواب دیا کہ  
 مولوی صاحب تہذیب و تربیت کی ستمناظرہ کریں تب شیخ محمد دین نے مولانا صاحب سے یہ ذکر کیا اور  
 دونوں مولوی صاحبان بھی مولانا صاحب کے پاس مسجد میں آگئے تب مولانا صاحب نے دونوں مخاطب ہو کر  
 کیا گفتگو کی آپ نے تو سابقہ ملاقات بھی نہیں میری عادت واویلا کرنے یا الزام دینے کی آپ نے کب سے  
 معلوم کی تھی سپر ایسی ہو گئی باتیں لکھ رہے ہیں کہ مرقعہ لکھا جگہ نہیں کھلتے اور خون تک اونٹ  
 پہنچ جاوے گی تب سے مولوی عبدالقادر نے جواب دیا کہ مباحثہ سیا کوٹ لاہور کا حال ہے نہ سنا تھا مولانا  
 صاحب نے جواب دیا کہ فقیر تو ان دونوں میں شامل نہیں تھا پھر کہا کہ مباحثہ فرید کوٹ میں نور احمد کا  
 متاثر کرنے کیا تھا تو مولانا صاحب نے جواب دیا کہ مباحثہ فرید کوٹ میں بھی فقیر شامل نہ تھا بعد مباحثہ  
 نے فقیر نے جب کتاب مباحثہ تالیف کر کے چھپوائی تھی تو اس پر میان نور احمد نے غلطیات نکال کر  
 ریاست میں منظرہ کیا تھا علاوہ غلطیات کے غرض ہونے مقدمہ گاؤں کشی مقام کلیم کرن کا الزام

فقیر پر لگایا تھا جنہیں ایک الی ریاست اہل ہنوک کے یہاں سخت اتہام دیکر ناحق شکنجے کرانے میں  
کوشش کی تھی تو جب فقیر کی غلطیات حسب فیصلہ اسکے منصفوں کے بریت ہو گئی تو مقدمہ الزام کا وکشی  
میں بھی نامبروہ جھوٹا ہوا تو ریاست وہ قید اور جرانہ کا سزا بیا ہو اتہا ابغور کہ اپنی جان اور عزت کے  
بچانیکے واسطے جو کام کیا جاوے تو اس میں کیا الزام ہے بعد اسکے ایک شخص نابینا جو مولوی صاحبوں کا قرابتی  
تھا وہ ایک لائبل میں لیکر مولانا صاحب کے پاس آ بیٹھا اور کہنے لگا کہ میں آپ کے الفیہ نحو کا سبق پڑھتا  
ہوں مجھے پڑھیں تو مولانا صاحب نے تنہم کر کے جواب دیا کہ فقیر تو آپ کے پاس آیت قرآن کے معنی کی تحقیق  
کیواسطے آیا ہے سبق پڑھانے نہیں آیا ہے اس پر مولوی صاحبوں نے کہا کہ یہ حافظ ہمارا قرابتی ہی ہے  
پڑھتا ہے آج آپ اسکو سبق پڑھیں اور دوسرے لوگ بھی انکے گاؤں کے جو بہت جمع تھے وہ بھی بولے کہ کیا  
مضامین تھے تب مولانا صاحب نے پھر مکرر کہا کہ یہ کیا دستور ہے جس بات کیواسطے ہم لوگ آئیں اس علاوہ  
دوسری بات کیوں شروع کرتے ہو۔ آپ کی غرض یہ ہے کہ بیٹا بعلم اور ہم دونوں مولوی کہہ دیجئے کہ غلط  
تقریر کرتے ہیں انکو علم نہیں کیا بحث کیواسطے آئے ہیں اور بہہ دینا ہی لوگ کیا جانتے ہیں اگر ایسا  
منظور ہے تو کسی عالم کو منصف بٹھا کر پڑھنا پڑا نا بھی دیکھ لیا پھر مولوی صاحبوں اس پر اصرار کرتے ہو  
تب شیخ محمد دین نے کہا کہ یہ کیا تہذیب ہے جو آپ اس پر اصرار کر رہے ہیں مولانا صاحب کے منکر پر بھی  
کئی طالب علم پڑھتے ہو گئے یہ موقع اب امتحان کا کیا ہے آخر مولوی صاحبوں پھر دوا ت فہم اور کاغذ  
منگوایا اور مولوی عبدالعزیز نے مولانا صاحب کے کہا کہ آپ اس درود کا ثبوت دیں میں لکھتا ہوں مولانا صاحب  
نے فرمایا کہ فقیر نے اٹھائیس برس رسالہ تحفہ دستگیر پر اسکے ثبوت میں شائع کیا ہوا ہے اس میں کچھ  
درج ہے اب کیا ثبوت لکھنا ہے ہم تو آپ کی خدمت میں آیت کے معنی کی تحقیق کیواسطے آئے ہیں اب آپ

براہ مہربانی ایک معتبر تفسیر سے اسکی صحت کرادو تب مولوی صاحبوں اس پر توجہ نہ ہوئے اور یہی کہتے گئے کہ  
کا ثبوت درود مولانا صاحب نے فرمایا کہ آپ اپنے رفیقین دیکھو ہم کو کس بات کیواسطے آپ نے طالب کیا جب مکرر کہنے  
مولوی صاحبوں نے کفایت اپنے معنی بیان کیے ہوئے کا ثبوت نہ دیا تب مولانا صاحب نے مکرر کہا کہ انفسوس ہے  
آپ آیتوں کے معنی غلط تحریر کر کے فتویٰ دیتے ہیں اور جب کوئی پوچھے تو دفع الوقتی کرتے ہیں کمال  
وس ہے اس تحقیق کیواسطے اپنے گھر میں بلانا اور پھر کچھ ثبوت نہ دینا۔ اتنے میں ایک شخص  
کاٹو کا جسے ریش منڈائی اور چھین بڑائی ہوئے تھے وہ شیخ حسن محمد سے سخت تکرار کر کے لگے  
تو وہ اتنا تب مولانا صاحب نے شیخ محمد دین کے کہا کہ اب آپ انکی تہذیب کیجی لی ہے اب اسکا کچھ ٹھیکہ  
مائل ہے حسب تفسیر فضل الہی نے اُن کے کہا کہ آپ کسی کو ہمارے ساتھ بھیجیں مولوی صاحبوں نے جواب  
دیا کہ اگرچہ مولانا صاحب نے بھی فرمایا بہتر ہے تب مولوی عبدالقادر صاحب نے کہا  
روٹی کی طیاری کرائی ہے سوئے کھانا کھانیکے جانے نہ دیئے مولانا صاحب نے جواب دیا کہ آپ نے  
لکھنا کھلایا ہم سیر ہو گئے پھر ہم سب کے سب مولوی صاحب کی قبر پر چو کچھ فاصلہ پر گاؤں سے دور تھی  
ابکر راستہ گوجرانوالہ کو سید ہوئے اور ہکو دیکھ کر تھے والے بھی یکے دیگر پر لے آئے تب  
مولوی صاحب اور بہت آدمی انکے گاؤں کے یکو نیرا کر بہت سی منت اور سماجیت کہنے لگے کہ  
کھانا نہ کھایا تو ہماری سخت امانت اور سبکی ہوگی خدا کیواسطے کھانا کھاؤ بغیر نہ جاؤ بلکہ دو  
فیدریش نے مولانا صاحب کو ہاتھ باندھ کے التجا کی اور کہا کہ خدا کیواسطے کھانا کھا کر  
دلو مولوی صاحبوں نے شیخ محمد دین اور شیخ حسن کو گھیر لیا کہ ہماری عزت کی طرف خیال کرو اور  
مولانا صاحب نے شیخ محمد دین کو کہا کہ آپ رہ جاؤ کھانا کھا کر آنا فقیر ایک یکدم میں جاتا ہے













صاوق آتی ہے پس ثابت ہوا کہ درود مذکور کے معانی کو لحاظ کر کے کہنا جائز نہیں الی قولہ بدعت و مذمت  
 ہے ہاں بے اختیار زبان سے نکل جائے تو مواخذہ نہیں اللہ اعلم بالصواب حصہ ۲۵ محمد زبیر حسین  
 سید محمد عبد السلام۔ سید محمد الوائس۔ ساکنان دہلی۔ عبد العزیز۔ زین العابدینؑ کو کھڑک پہنچا کر  
 حال دارالاسلام الجواب صحیح الجواب صحیح محمد اسماعیل مدرس مدرسہ مجتہدین لاہور۔ رحیم بخش امام مسجد چینیان فقیر  
 کان اللہ کہنا ہو کہ اوپر کی تحریر اور اسمیں بھی کئی مرتبہ درود کو اختصار کر کے بصورت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 فقیر کے کتاب با حشر ریاست فریدکوٹ اور دوسرے رسائل میں لکھی ہے پناہ بخدا یہ ان لوگوں کی اتباع سنت  
 کی دلیل ہے اب مسئلے جواب بدعت بنانے درود و محبت خدا کا جمیع اہل اسلام کو یقین ہے کہ کلمہ آیت  
 ان الله و ملائکته یصلون علی النبی و آلہ الذین امنوا صلوا علیہم کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 پر درود و سلام پڑھنا مامور ہے اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ ایک ایک درود اور سلام سے حق تعالیٰ  
 جناب سے دس دس رحمتیں اور سلام آتے ہیں اور دس دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس دس گناہ مٹا  
 ہوتے ہیں اور دس دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیکارنے کی سزا  
 حدیث جامعہ ترمذی اور سنن نسائی و ابن ماجہ مستدرک حاکم کی ہے جس میں روایت عثمان بن  
 درج ہے کہ ایک تابعدار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا عرض کی چشم کی التجا کی تباہ  
 اسے اچھی طرح و مشورہ فرمایا اور نسائی میں ہے کہ درود کثرت نفل کا بھی ارشاد کیا ہے اس میں  
 پڑھنے کا حکم دیا۔ اللہم انی استأثرتک اتوجه الیک ببندی محمد نبی الرحیم  
 یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی ہذا لتقضی لہ اللہم فشفع فی مولی  
 الی شرح میں لکھتے ہیں یا محمد التفات الیہ تضرع الیہ لیتوجہ و صلی اللہ علیہ وسلم  
 للضرورة عا سواہ و التوسل الی غیر مولیہ قال لانی اتوجه بک الی بذیہ  
 الی ربی فی حاجتی ہذا لتقضی بصیغۃ الجہول الی حاجۃ فقوا  
 البیاض صحیفۃ الطیبی فی نسخۃ بصیغۃ الفاعل الی لتقضی حاجۃ  
 لتکون سببا لحصول حاجۃ و وصول مراد فی الاسناد مجازی اہل موافقت

و ملایکہ یصلون علی النبی و آلہ الذین امنوا صلوا علیہم کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

امتہ قسطلانی لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو یہ بھی نے صحیح کیا ہے اور اسمیں اتنا زیادہ کیا ہے کہ  
 سب اس نابیائے بموجب ارشاد آپ کے تحصیل کی تو اٹھا اور بدینا دیا اھ معنی اس دعا کے ہیں  
 ندایا میں تجھے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 لیے سے جو رحمت کا نبی ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے وسیلے سے اپنے پروردگار کی طرف توجہ  
 ہوں اس اپنی حاجت میں تاکہ میری حاجت پوری ہو یا جو بار خدایا انکی شفاعت میرے حق میں  
 فرما امام حرزی نے جو اجلہ محدثین اور اکابر علماء ربانین سے ہیں اس حدیث کے حکم کو اپنی کتاب  
 حصین میں جو اٹھویں صدی کی تالیف ہے عام طور پر بیان فرمایا ہے کہ جب کوئی ضرورت ہو وہ اپنی  
 ت کیو یہ عمل کرے اور دعا پڑھے اھ علامہ ابن حجر اپنی کتاب جو منظم میں طبرانی اور بیہقی سے  
 بی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رحلت کے بعد بھی صلہ اپنی حاجتوں میں دعا  
 دے رہے ہیں اھ اور شاکی شرح میں ہے کہ ابن حنیف ادی اس حدیث کا اور اسکی اولاد لوگوں کو یہ دعا  
 تے تھے اور بہت سی روایات ہیں کہ جس نسخہ دعا پڑھے فوراً اسکی حاجت پوری ہوئی اھ تواریخ  
 الشیخ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت ہے اور یہ طریقہ نماز حاجت  
 حضرت عثمان بن حنیف اور ان کے خاندان کے عمل میں تھا لوگوں کو سکھلاتے تھے اور حاجتیں انکی  
 قی تھیں اتنی بلقظا اور شرح شفا فی حقوق المصطفیٰ میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما  
 ت اور جس کو کیا تھا تو انکو بھی کہا کہ اپنی بہت محبوب کو یاد کرتے اپنے اونچی آواز سے  
 مار مولانا قاری اسکی شرح میں لکھتے ہیں کہ یا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ضمن استنانات  
 بات کے اظہار کو قصد کیا اھ اور شرح خفاجی میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
 اقتضیٰ آیا تھا اسکو امام نووی نے اپنی کتاب ذکار میں ذکر کیا ہے اور دوسرے صحابہ کرام بھی  
 نے پڑا اھ کتاب تطبیح لایل الخیرات جو نویں صدی کی تالیف ہے اور اسکے ضمن میں ویرکت نے  
 ذکر فرمایا کیا ہے اسمیں کئی درود صیغہ نہایت شمل میں ایک ویدہ ناظرین کرنا تو کئی شنبہ  
 اللہم صلی علی سیدنا محمد صلوٰۃ تکریم ہا مشواہ و تشرف بہا عقباء و تسلیہا

۱

و ملایکہ یصلون علی النبی و آلہ الذین امنوا صلوا علیہم کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

یوم القیامۃ منہ و رضاه نہ یصلوہ العظما تحتک یا محمد ثلث الخ الدلائل سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ  
یا محمد کہ دو ستر مرتبہ یا حبیب اللہ سے مرتبہ یا رسول اللہ پڑھے اور شنبہ کی منزل میں ہے  
اللہ صلی علی سیدنا محمد و علی آلہ و سلم اللہ فی سئل ان توجہ لک بحیدل المعصوم  
عندک یا حبیبنا یا محمد ان تواسلک الی قبرک فاشفع عندک العظیم نعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ  
یعنی یا نعم الرسول کو تیرے قبر پر دو دلائل الخیرات مطبوعہ کلکتہ کے اخیر اور نیز مطبوعہ لاہور کے بعد اسکے  
مولف حضرت سیدنا ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان جزوی قدس سرہ کے حال میں درج ہے کہ تترہیں  
بعد دفن کے انکی لاش مبارک کو شہر النواخل سے نکال کر مرشد کے قبرستان میں دوبارہ دفن کیا تھا تو جیسے  
قبر میں مدفون ہوئی تھی ویسے ہی لاشی بدن دفن برابر چہرہ سرخ و سفید خلاق نے جو ہم کیا تھا  
چہرہ انکی سے دبایا خون بہا گیا پھر انکی اٹھائے خون اٹھایا کثرت و درود سے مشکافہ کی طرح  
قبر منور و شرف شان گردونکی ہدایت عالم نوران ادا اور دست و ثبات جو صد سال سے درود خیر  
اہل اسلام پڑھ کر برکت کئی اہل ایمان مشرف بزیارت حضرت رسالت علیہ الصلوۃ و السلام ہوئے  
اسمیں بار بار یہ درود موجود ہے کتاب الشا و العاشقین میں اسکے نواید درج ہیں رسالہ شامہ عشر  
میں مولوی غلام علی انتر نے لکھا تھا اور دست و ثبات باین جہت کہ درود مستخواندش پہنچ دینی  
و امید اجرت اللفظ اعتقاد کہ انمیان پر مشتبہ شود ادا جا غور ہے کہ پہلے اسکے علمائوں میں درود  
کے درود کے اور موجب ثواب کے ہونیکے قابل تھا اور اب یہ لوگ اس درود کے کفر اور بدعت ہونیکو ٹھٹ  
شد و نہ ثابت کر رہے ہیں حالانکہ ناظرین تحریر بالا کو یقین ہو گیا ہے کہ حکم قرآن حدیث یہ درود روا ہے  
اسکو شرک و بدعت کہنا سراسر نفسانیت ہے ہر حکم شافعی کا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیعہ بحث  
و پہلوی شرح اور ترجمہ شکوۃ و تکمیل الایمان اور مدارج النبوة میں کئی جگہ تصریح کرتے ہیں کہ انبیاء  
علیہم السلام سے امتداد کے مسالیر کوئی اختلاف نہیں ہے اور علامہ قسطلانی کی مواہب لدینیہ میں کہ کرتی  
اور توسل اور تشفع اور توجہ اور تجوہ سب ایک ہی ہیں اور یہ سب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر حال میں واقع  
ہوئے ہیں آپکی پیادیش سے پہلے عجمی اور بعد بھی آپکی حیات دنیا میں اور عالم برزخ میں اور قیامت میں

ت حیات کے دلائل وہ حدیث نسائی و ترمذی و ابن ماجہ کافی ہے جس میں تابیہ کے بیابانوں کا  
ذکر ہے اور عالم برزخ کے تنفائش کے واقعات پیشا میں کتاب مصباح الظلام فی المستعینین علیہ السلام  
میں حضور اسکا ذکر ہے اور صحیح بھی ایک مرض ہوئی تھی مگر معظم میں آپ ستعانت کی تھی  
تو میں خواب میں کیا ویکھتا ہوں کہ ایک شخص کے ہاتھ میں کاغذ ہے اور اس میں لکھا ہے کہ یہ دوا ہے  
احمد بن قسطلانی کے لئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے پھر جب میں بیدار ہوا تو بخدا مجھے  
لوی بھی مرض نہ تھی آپکی برکت شفا ہو گئی ایسا ہی کئی واقعات میں ستعانت اور اعانت ہوئی ہے  
ترجمہ ہی عبارت مواہب لدینیہ کا اور حدیث سند بزار و مصنف ابن ابی شیبہ و کتاب عمل المؤمن و المؤمنہ  
ابن سنی و مجمع بیہرانی سے حصہ حصہ میں یا عباد اللہ اعینونی کالقط تین مرتبہ واقع ہو جس اولیا  
سے بھی ستعانت کا جواز حاصل ہوتا ہے اور اس حدیث کو معتبر محدثین نے حسن اور مجرب کہا ہے باقی رہا یہ  
اس حدیث کے کسی ادوی پر نوا قطب الدین مہم کی شرح اردو حصہ حصہ مطبوعہ بار دوم میں کچھ اعتراض  
لاہا گیا اور صاحب شامہ عشر نے وہ اعتراض پیش کیا تھا تو اسکا جواب فقیر نے تحفہ دستگیر میں لکھا  
مساکہ در ادوی دوسری روایت کا ہے حصہ حصہ دلی حدیث کی روایت میں وہ ادوی نہیں ہے چنانچہ  
الہ ۱۲۸۵ سے شائع ہے جب فقیر نے ۱۳۳۵ میں مکہ معظمہ میں تھا تو ایک روز حضرت مولانا الحاج الحافظ شیخ  
لوی محمد عبد الحق الآبادی مہاجر مکہ معظمہ نے ذکر فرمایا کہ حطیم بیت اللہ العظیم میں نوا قطب الدین صاحب  
بلیل شرح اردو حصہ حصہ مطبوعہ بار دوم سے یہ مقام جرح حدیث یا عباد اللہ اعینونی کا انکار  
ہاتھ میں دیا بیٹھو کچھ کھجور کھادو پس کیا اور خاموش رہا تب انہوں نے خود کہا کہ آپ نے یہ مقام  
جرح کا دیکھا ہے اور آپ کو پسند ہے کیونکہ نہ کرینے پر تو اچھا ہے جواب یہ کہ یہ  
دلیل عبارت جرح کی بغیر میری معنی اور اذان کے مولوی تفسیر حسین صاحب دہلوی نے الحاق  
کی ہے اور میں اسکو پسند نہیں کرتا میں موافق شرح مولانا قاری وغیرہ کے اس حدیث  
ان مجرب لکھا تھا چنانچہ پہلے مرتبہ کی مطبوعہ میں موجود ہے اہ فقیر نے یہ تقریر منکر کہا  
انا الیہ راجعون اور اسی روز سے یہ تقریر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے



جو غیر نے مکہ معظمہ میں سالہ استبایہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے نقل کی تھی لکھی تھی نقطہ محدثین  
 معتبرین نے اپنی کتابوں میں بہت واقعات نداء استغاثہ کے بحضور رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام  
 سے درج کئے ہیں جس سے شہرہ و شہرت ہوا اور حضور اس پر ہر چند ہوا ہے مدارج وغیرہ میں  
 بھی ہے مگر مناسب عبارت اردو کی تالیف حبیب اللہ سے منقول ہوتا ہے غزوہ مکہ میں لکھتے ہیں  
 بلکہ خزاعہ کے راجز یعنی شکر نے دے نے اس وقت رات میں ایک کچا اور آپ مدحی آپ کو  
 خدا تعالیٰ نے اسکی آواز پہنچائی آپ اسکا جواب دیا ایک لیک لیک اس وقت آپ زمانہ میں  
 حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا تھیں جو آپ کو لیک آپ کا کہنے کے جواب میں آپ فرماتے ہیں  
 آپ فرمایا کہ راجز خزاعہ کا مجھ کو کچا ہوا اور مجھے فریاد کرتا ہے کہ تیرے نبی کی مدد کی ضرورت  
 صولۃ القادریہ میں استیعاب نقل کر کے لکھا ہے کہ تابعہ جدی صحابہ نے ایام حکومت ابوسوی اشجری  
 بصرہ میں تکلیف کجاتیں یہ شعر پڑھا تھا ۱۰ فیا قبر النبی وصاحبہ ۱۱ الا یا غوثا لوسموتا ۱۲ حضرت  
 محبوب بھائی قطب بانی غوث صمدانی کا یہ قصیدہ مشہور ہے جس میں اول سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب  
 میں استغاثہ کیا ہے ۱۰ یا حبیب الالہ خذیدی ۱۱ یا عجزی سواک مستندی ۱۲ کن رحیم الدی  
 ۱۳ یا شفیع ۱۴ یا شفیع الوری الی الصمد ۱۵ یا حبیب خدا رسول کریم ۱۶ دست من گیر یا رؤف رحیم ۱۷  
 ۱۸ یا صاحب توبیت تلیک من ۱۹ یا عجز من بیشتر تیا رحیم ۲۰ رحم فرما دے ہم شفاعت کن ۲۱ یا شفیع  
 ۲۲ یا ربو سو کریم ۲۳ پھر آخر میں فرماتے ہیں ۲۴ استغیثو العاجز مضطر ۲۵ شہر و ملک الی اللہ ۲۶  
 ۲۷ یا اہل بیت شاہ رسل ۲۸ دی حجان ذات باکریم ۲۹ طلب فرما دو استغاثہ کند ۳۰ عاجز و  
 مضطر بحال اللہیم ۳۱ زور فرما دو رس شہید حق ۳۲ ہمد ہم رسید رحم قہیم ۳۳ اور قصیدہ بروہ  
 جو مقبول قصاید اکابر اہلسنت ہے اس میں بھی تکرار بار بار نداء استغاثہ موجود ہے ۳۴  
 یا اکرم الخلق الی من الوہب ۳۵ سوک عند حلول الحادث العمم ۳۶ ولن یضیق رسول اللہ جاک الیک  
 اذ الکریم تجلی یا مستقم ۳۷ فان من جودک الدنیا وخرتها ۳۸ ومن علوک علم اللوح والقلم ۳۹  
 تفسیر فتح الغریز کے دیباچہ میں درج ہے ۴۰ یا صاحب الجہال ۴۱ یا سید البشر ۴۲

من وجہک الیہ لقد نزل القمر ۴۳ لایمکن الشاء کما کان حقہ ۴۴ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ  
 الحاصل باغور کر دیکھ جب کوئی شکرانہ الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ کہے اور عطا کر دے کہ  
 نیز لیر عرض - احوال امت یا یہ تبلیغ ملائکہ جو درود کے پہنچانے پر علی پر مقرر ہیں یا بتعلیم اللہ  
 نبوت اس درود پر آپ مطلع ہوتے ہیں تو اب وہ کونسا دیندار عالم ہے جو اسکو کافر و بدعتی کہے  
 حاشا و کلا بلکہ حضرات علما پر عموماً اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب قلعہ والوں کے خاندانہ پر  
 خصوصاً لازم ہے کہ مذہب اور عباد کو ترک فرما کر اہل اسلام کو ملائمت سمجھا دینا خدمت دین  
 ستین جانکر مہا امن تکفیر و تفسیق سے زبان کو بند فرما دیں یہ مسئلہ متفق ہے کہ تکفیر کو اگر کوئی محفل  
 اور موقع ملے تو وہ قائل پر ہی خود کرتی ہو اعاذ باللہ تعالیٰ و جمیع المسلمین عندک تعجب ہے  
 کہ صدیق حق قنوجی نے ایام نوابی بہوپال میں جو رسائل تالیف کر کے شائع کئے ہیں ان میں سے  
 رسالہ فتح الطیب میں اول اشعار زائری کے جمع کر کے بعد ازاں اپنے اشعار درج کئے ہیں زائری  
 اشعار سے ۱۰ کے اخیر ہے ۱۱ یا رسول اللہ زائر رابرائے کس چہ کار بہ بر سر اغیار  
 از ینک ترا زوے شاد ۱۲ اور خود نواب صاحب ۱۳ کی غزل میں اول قاضی شوکانی سے مقتدین  
 کے مقابلہ کے لئے استغاثہ و استمداد کر کے - سے زمرہ راہی در افتاد و بار بار بسن ۱۴ شیخ سنت  
 اور قاضی شوکان مدو ۱۵ پھر آخر میں لکھتے ہیں ۱۶ گفت نواب خیل و صفت سنت تو ۱۷ سرور دین مدو  
 ۱۸ بلکہ کان مدو ۱۹ پس باوجود اس بکار نے اور استمداد کے نواب صاحب کو مفتی صاحب دہلوی اور ان کے اتباع اہل السنین  
 صاحب اعلیٰ تالیفات کو مستند بنائیں اور سر اہل اسلام اگر درود یا رسول اللہ کہیں تو انکو کافر اور بدعتی کہیں  
 جان اللہ فعلہ است او تقویٰ کا قویٰ ایسا نام ہو اور بسبب سخت زبان داری قنوجی صاحب کے مقتدین  
 اخیر میں نواب بھی چھپے کو فتحی اور صمدانک یہ حال اخبارات میں عروج ہوتا رہا تھا یہ قاضی شوکانی  
 سنت کی امداد ہوئی تھی اور ایک ایسی بری مرض سے مبتلا ہو کر گذرے کہ ناگفتہ بہ الحق خدا تعالیٰ کے  
 دوسرے عداوت خدا تعالیٰ سے محارہ ہو نعوذ باللہ منہ ۲۰ سچکہ واضح ہے کہ فتویٰ منسوب مفتی ندو جی  
 لہی فراغت پا کر مناسب متصو رہوتا ہے کہ باقی دوسری لیل اس پر چند کلام جواب بھی طلب نہ ہو -

یہاں پر  
 بعض  
 نسخوں  
 میں  
 ہے  
 کہ  
 حضرت  
 میمونہ  
 رضی  
 اللہ  
 عنہا  
 تھیں  
 جو  
 آپ  
 کو  
 لیک  
 آپ  
 کا  
 کہنے  
 کے  
 جواب  
 میں  
 آپ  
 فرماتے  
 ہیں  
 آپ  
 فرمایا  
 کہ  
 راجز  
 خزاعہ  
 کا  
 مجھ  
 کو  
 کچا  
 ہوا  
 اور  
 مجھے  
 فریاد  
 کرتا  
 ہے  
 کہ  
 تیرے  
 نبی  
 کی  
 مدد  
 کی  
 ضرورت  
 ہے

یہاں پر  
 بعض  
 نسخوں  
 میں  
 ہے  
 کہ  
 حضرت  
 میمونہ  
 رضی  
 اللہ  
 عنہا  
 تھیں  
 جو  
 آپ  
 کو  
 لیک  
 آپ  
 کا  
 کہنے  
 کے  
 جواب  
 میں  
 آپ  
 فرماتے  
 ہیں  
 آپ  
 فرمایا  
 کہ  
 راجز  
 خزاعہ  
 کا  
 مجھ  
 کو  
 کچا  
 ہوا  
 اور  
 مجھے  
 فریاد  
 کرتا  
 ہے  
 کہ  
 تیرے  
 نبی  
 کی  
 مدد  
 کی  
 ضرورت  
 ہے



حافظ علیہ السلام جس حدیث کی باریکی طرف سے جو اشتہار میں درج ہے کہ انہوں نے السلام علیک ایہا النبی کی نسبت یہ  
 جواب دیا کہ یہ خطاب کائناتی ہے خدا تعالیٰ نے شب معراج میں حضرت سے کہا تھا ایسے خطابات مثلاً صبیح  
 میں بہت موجود ہیں سند اسی بات کی نہیں ہو سکتی کہ غائب کیوں بھی نہ داخل ہو سکا اور فقیر کا ان کا شک کہ تھا  
 کہ نماز کے دونوں حصوں میں حکم احادیث سے صحیح طریقہ التحیات کا واجب لازم ہے اور تمام صنیع التحیات میں  
 السلام علیک ایہا النبی موجود ہے اور تمام میوہات و معتبران تقدیر و مرجع ہے کہ نماز پر سنہ والا التحیات کے معانی  
 کو اپنی طرف سے ادا کر لینے کی سمجھ کر کہیں کہتا ہوں کہ حق تعالیٰ کے لکھی ہر قسم کی عبادت مخصوص ہے اور ہر عوالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتا ہوں اور حق تعالیٰ کے وحدانیت اور رسالت کی شہادت بھی پڑا کرتا ہوں  
 نہ یہ کہ شب معراج کا یہ واقعہ جیسا کہ تفسیر الابصار اور درختار اور زوہر و تہمتا میں ہے کہ حافظ صاحب خلافت  
 دینی کی کتابوں کے خطابات کا یہی صحیح ترین نام میں اللہ شریف کے پسند کو ہی ایسا خیال کرتے ہوئے کہ حق تعالیٰ  
 کی حمد اور تحسین اور تہنیت عبادت و استعانت و طلب ہدایت ہم نہیں کرتے یہ صرف تکلیف تورات و حق تعالیٰ  
 ضدیت ہے بجا اور حافظ صاحب کا یہ قول کہ بعد کو غیوب لازم نہیں ہے اھ جیسے کہ بعد کو غیوب لازم  
 نہیں ہے ویسے ہی بعد غیوب متناہی بھی نہیں ہے۔ رہا جو اس اشتہار میں درج ہے کہ مناسی و غیور اللہ  
 کی واسطے نصراً ان المسبح للہ فلا ندعو مع اللہ احد الا سورۃ جن ترجمہ ہندی شاعر سیستان  
 خاص عبادت ربی جہت بناؤ۔ اللہ مال نہ کہے پکارو نا کچھ شکر ملاؤ۔ جسے نال اللہ دے  
 غیر پکارے و چہ میستان کوئی۔ مال اللہ مال شکرست غیر ان چہ میستان ہوئی قل نعم ادعوا  
 ربکم اکثر (ابا احکام اللہ سورۃ جن) توں سے بجا صانع تھیں خاص محمد اعلیٰ مرتبہ تیرا قول  
 آ کہ انہاں میں ایک پکاراں جو رب مالک میلا۔ میں نال ان شاکرک بناواں ہرگز سو کہ میلوں تے  
 روانہ کہہاں جو کوئی مشرک کہی پکارو کہ میلوں۔ فقیر کا نال اللہ کہتا ہے کہ یہ معنوں و دایاتوں کے جوہر  
 بیوقوف ہیں نقل گوہر عالم گاہ کہ کہ تفسیر محمدی کے ہوئے جو حافظ صاحب لکھنوی کی تالیف ہے سو  
 جواب بھی ہوئی جو پہلی آیت کے جواب میں گذرا ہے کہ معنی فلا ندعو اور ادعوا کے عبارت کے ہیں لہذا  
 کے نہیں۔ جیسا کہ اوپر قرآن مجید اور تفسیر میر تقی میر کی سند لکھا گیا ہے۔ نہایت فاسد و مفاد

حدیث صحیح و ثابت ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے نام نامی لپکانے کا امر فراموش اور یہ لوگ  
نئے مفسر و محدث اپنی غلط فہمی سے خلافت عہد کی دلیل سے اسکو شرک بتا دیں حضرت سرور صلی اللہ  
علیہ وسلم جو شرک کے استیصال کیلئے آئے تھے اور اصل اپنے شرک کے بیچ کئی فرائض وہ خود بائبل ان کو کر  
نزدیک شرک کا امر فرمایا اور مسلمانوں کو شرک بتائیے یہاں علیاً و بالہ علیاً و بالہ علیاً و بالہ علیاً و بالہ  
مصرعہ تے روانہ کر کہاں جو کوئی شرک کدی لپکا دیں۔ جو ترجمہ ولا اشکر بہ احد کے چھپ  
لکھا ہے یہ مختصر اپنی طرف سے خدا تعالیٰ کی کلام میں ایذا کر دی ہے ساری قرآن مجید میں بسم اللہ والہا  
تاک اس مضمون کی کوئی آیت نہیں ہے جسکا یہ مصرعہ ترجمہ قرار دیا جائے۔ اجماع ہدایات کا بھی ذکر کرنا  
ضروری اور مسلمانوں کی بغیر خواہی ہے کہ ان حافظ صاحب کے اول النوع مولوی عبداللہ قلاہوڑی کے حاشیہ  
کر کے چھپو بعد ازاں اپنے والد کے نام النوع مسائل فقہیہ کے چھپو ان دونوں کے چھپو انہیں بہت  
روپیہ کیا بعد ازاں النوع محمدی بنا کر اسکے ابتدا اصل میں النوع بارک اللہ کے مسائل کو قیاسی  
لویا اسکے رد کیلئے یہ النوع محمدی چھپو اور اس میں دعویٰ کیا ہے کہ اسکے جمیع مسائل قرآن حدیث  
ثابت ہیں پھر اسکے حوالہ میں درج ہے کہ کتے کے لعاب اور انسان کے بول براز اور خنزیر کے گوشت افسر  
مض کے لہو کے بغیر باقی انکے اجزاء قرآن حدیث نجس نہیں نجس میں پھر اسی صفحہ کے  
بیت ۱۴ سے بول غلط انسان ہو اور بول تے گوبر سکر۔ انہاں پلیدی نفص نہیں کچھ لہو  
باجہر پیکر۔ اور صفحہ ۱۵ کے دو سر بیت میں حرام حیواناں کو بول قیاسوں نجس نفی۔ جو  
کتا خوک بگھیاڑ بلی خرافہ زراعتی۔ صریح لکھا ہے کہ کتے خوک بگھیاڑ بلی وغیرہ کا گوبر بول قیاسی  
باید نفص پلیدی نہیں پھر اسی صفحہ کی سطر ۶ میں ہے کہ ہر چیزاں اصل طہارت مگر جو بات نجس  
ایلوں۔ باجہ دلیل حکم کیجے خود اندر شرع جلیلوں پھر جس سے صاف ثابت ہوا کہ انکو نزدیک کتے  
نزیر وغیرہ کا بول براز نجس نجس نہیں ہے تو کیا ہے کیونکہ اصل ہر چیز میں طہارت ہے قیاسی مسئلو  
نے نزدیک غیر مسلم ہر صفحہ ۱۶ کا تیسرا شعر ہے سبے اصحاباں اجماع و ثابت کہن امام قیاسوں۔ ہر  
اب دلیل ضعیف سے غلطی نہیں یعنی حاصل۔ اور اس صفحہ کا اخیر شعر ہے کہ فر انہاں ہر

قیاسی مسئلے لوکاں وجہ ہولائی۔ آپ ہو کر گمراہ ہواؤں نے لوگ بھلائی۔ پھر صفحہ ۷ کا پہلا فرقہ  
۷ ابن میری کہیا جو بختیں قیاس اول جس کیا۔ سوا بلیس آج جو ہلاسد آراہ لینا اب  
اس مسئل میں غور کرو کہ کتنے اور سورہ وغیرہ کابل برانیاک ہوا و حریف کے سوا اس خون پاک میں قرآن  
و حدیث میں انکی نجاست نہ کو نہیں ہے کہ سقد اسلام کی تو میں ہے پر تو کہیں کو نہیں نہیں کے انسان کا  
بول برا زینتی شخص ٹھہری اور کتنے خیر بند کابل برانیاک ہونو بالذات میں بذاللفق قرآن محمد سورہ  
اعراف نویں پارہ کے دوسرے پاؤں کے اخیر میں **وَحُلِّ احْلَ الطَّيِّبَاتِ** کے کلمے کے اخیر میں **وَحُلِّ احْلَ الطَّيِّبَاتِ**  
یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبی امی جب کا ذکر خیر لوریت داخل میں ہے انگو نیک کاموں کا حکم کرنا ہے اور  
برو کاموں منع کرتا ہے اور پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور پلید چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ دیکھو کیا  
قرآن سے صاف عیان ہے کہ سقد کھانکی حرام شیا میں وہ سب پلید ہیں۔ اور ایک اور مسئلہ  
النوع محمدی کا سن لیجئے۔ ۷۷ چم واد باخت کتیاں پاک نبی فرمایا۔ اذ ادفع الایمان بقضا  
طرح جو مسلم لایا۔ صفحہ ۱۱۸ اسطر ۱۱ جس سے ثابت ہے کہ خیر کا چمڑ بھی دباخت سے پاک ہے اور یہ  
بھی النوع محمدی کہتا ہے۔ ہر پانی پاک ہے پاک کنند آپ نبی فرمایا۔ ایہ دو میں معتقد  
جاننا نہیں تغیر پایا۔ جاں رنگ یا یامزہ پانی و اچھڑا پانی و سجادی۔ نہ فریانت پاک نہ  
اوہ پانی رہ جاوی۔ فرق نہیں وجہ تھوڑی بہت دفعہ یا گھٹ پانی۔ نہ جاری کیلئے نہ متصل  
فرق حدیثوں جانی۔ اب ان مسائل سے ثابت ہے کہ غٹھوڑی سے متعل پانی میں جیسا ستر و پلٹا  
آدمی کا پڑ جادی جس سے اس کا رنگ یا یامزہ نہ بدلے تو اس سے یوں ضرور گینگے کہ اس کے نزدیک  
پانی پاک ہے اور اس کے کپڑوں کو جب بول برائے خیر کا خواہ کتنا ہی رنگ جادی انہیں کپڑوں  
یہ لوگ نماز پڑھ لیگے کیونکہ یہ پلید نفعی نہیں ہیں بلکہ بہر جب صل کے پاک ہیں اور خیر کے چمڑ  
بد نوع پر انکی نماز و اس پر یہ انکا بقلید قاضی شوکانی کے عمل و حدیث ہے اور چاروں مذہبوں  
یہ نماز و اس پر اب اعلیٰ کتابوں میں لیکر فتوے جاری ہوتے ہیں لہذا شہار جیتے ہیں  
و یہ پانی مسجد دکنے امام ان کتابوں کو خرید کر خود بھی پڑھتے اور عمل کرتے اور دوسرے لوگوں



یعنی بایز اولفظ سیدنا کے پرستنا افضل ہے جساکہ درختاوردوختاوردغیر میں تحقیق  
ہو آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین والصلی علی خیر خلق سیدنا محمدنا محمدنا  
وصحبہ اجمعین اللهم احسننا مقامهم یا ارحم الراحمین امر برقمہ محمد ابو عبد الرحمن الفقیر  
غلام دستگیر الباشمی القصوری کان الشہ فی ایام التشریق من شہر جمادی آخری ۱۳۳۵ھ

فی بلدہ گوجرانوالہ  
نظم نچانی مصنفہ حافظ عبد علی صاحب نقشبندی عفی عنہ

حمد الہی دلوں زباؤں آکھان سو دل  
آل تے اصحاباں اوپر راضی ہو کسا میں  
اس شخص بعد ہر جن عرض کس میں انہاں مناس گئے  
یا رسول اللہ دے اکھیاں جیکر مشرک ہو ک  
جے تے جان دیاں کنڈی چہن چہن چہن نہ سنگے  
یا رسول اللہ دے اکھیاں دسو کی بُریائی  
سال بسالی دین اندراک نو افتور مچا دن  
خونانی قطبان دلیان تائیں چے شامل کروے  
تے ہر حدیث رسول اللہ شخص ج کوئی وجوہ تہاں  
تے کوں مانع جنازہ کھٹی اُسدی ہو ک  
تے مسلماناں میان قبر ان اندر کیونکر دفن کچھ  
تے مشرک جیسا برانہ کوئی ہر اک نالوں مندہ  
صلوۃ سلام مخاطب کر کے کہنا حضرت تائیں  
بلکہ ہر اک مسجد اندر نیچے وقت پڑھوے

لکھ صلوۃ سلام نبی تے جو سید ابراہاں  
تے دلیاں تے رحمت ربی ہو کسج صباں  
یا رسول اللہ دے اکھیاں دوکھ جنہاں تے لگے  
تدہ ہوے مشرک ملے نہ ہرگز پتکا ہو کھلوے  
ریدے راہوں پہ تے ناہن فضل الہی سنگے  
ایسپر اک تھما بھگڑا کروے نے سودائی  
مسلماناں جن کافر مشرک بیوفوف بنادن  
اہل اللہ دی کرن بے ادبی غدیلین ہر چہ ڈر  
کافر آکھے کافر ہوے جے ادہ کافر تہاں  
تے کوں نہ تہو کس تھچھے جے او پشیم کھو  
تے کیونکر ورتیے نال اُسدی او تہاں چھو  
مشرک نال جو کہے آدہ بھی نہیں جے نہ  
کچھ گناہ نہیں اس اندر آکھو سنج صباں  
بعد ناز پڑھو سب مومن رحمت نازل تہاں



میں اس کارن بحث کران کچھ لڑ نہیں ہوتی  
مولانا جو بہن قصوری خاص خدا سے پیار سے  
لکھیا خوب جواب نہاں نے اندر ایس رسالے  
ایسے لوکاں کو لون بچنا چاہیے مومن تائیں  
اوہ دشمن اصحاب سے ایہ دشمن ہیں فقیراں  
دیکھئے نام امام اعظم واسطریل ہو کے کولہ  
ایس عقیدہ والد ہر گز ولی نہ ہو کے کوئی  
حنفی شافعی مالکی حنبلی گذرے ولی ہزاراں  
جا کے دیکھو حضرت عتاجیر شاہ پیار سے  
کامل اکمل عابد زاہد چشمہ فیض الہی  
آج کل جنتییاں دچوں ہیں اوہ پور مروت حقانی  
فضل کمال اس شاہ صاحب تے اندر انیز نے  
آؤ میں بھی سمجھ کھاؤ و خدا تعصب چھڈو  
وہج اسلام نہ پاؤ فتنہ بنجاؤ مومن بھائی  
ولی اللہ سے دروشتاں جو ٹپیں پڑھاؤ  
ایہہ شک ملاں بے سمجھے اتہم چون دیکھیں ہیں  
اوہ کافر مشرک مسلماناں کو کہہ کس علماواں  
بس کہ حافظ تازی تائیں کافی ہے اشارہ  
سمجھاؤاں سمجھ گئے بے سمجھاں سمجھ نہ آئے

اگے وچ کتاب اپنے دے کیتی بحث بہتیری  
عابد زاہد عارف کامل عامل فاضل بھار سے  
آپ پرکے سمجھ لیگے جیڑے اکھیاں واپس  
ایہہ انفضیاں کچھوئے بھائی خدا سستہ  
تقلید اماموں بلکہ منکر و گئی مار شیراں  
دل تھیں دشمن اوس ولید اعتقاد اٹولہ  
وچ و گاہ الہی نے نہ بھنیاں لوں ٹھہوئی  
تے کئی موجوداں بھی ظاہر باطن باجھیاں  
جلال پور کیکناں لے اندر جان لوگ جو سارے  
فیض انہاں تھیں درویشوں پاؤ آن لوکاں  
ہو نہ آوے نظر آساں کوئی اوہا نڈا ثانی  
ہر ہر پاسے ہے مشہوری چکا منہ جانے  
سینہ صاف بناؤ دل تھیں کل کدورت کھڑے  
یا رسول اللہ سے اکھیاں ہر گز نہیں مریاں  
یا رسول اللہ ہے اوسوچ کیوں نہ منع کراؤں  
تے وہج قرآن نہ کرن تہتر بھلا پھر گئے ہیں  
نیم ملاں ایمان داخلہ بیچ کہیا واناواں  
تے کھوتہ باز نہ آوے بھابھیں ماریا جاکنا  
الو باٹے سمجھن نہیں لکھ کوئی سمجھاؤ

اعمال ان جو صاحب سیر و جات سنگنا چاہیں صرف اپنا پتہ اور واپس دے کناٹے پتہ نہ لکھیں  
راقم کے پاس بھیج دینا سکتے ہیں۔ راقم شیخ رحیم بخش گور و وارہ و کوناہ خفیت و دشمن زار ہر گز نہ کرے

علیہ السلام  
ایسے لکھنا واپس  
راقیوں کو  
بھائی کو  
پیارے  
خلفہ  
دشمن  
نظم  
مقام  
بہن  
علما  
کریم  
دراں